# اَللِّوَاءُ المعقُودُ
# لِتوحيدِ الرَّبِ المعبُودُ

مین ہے پس پس اللہ تعالی نے فرمادیا ہے کہ مین شرک کو ہرگز نہ بخشونگا اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ جس کے دل مین ذرہ
برابر ایمان یعنی توحید ہوگی وہ ایک نہ ایک دن دوزخ سے نجات پائیگا یہ وہ
فضل و شرف ہے جسکی برابر کوئی فضل و شرف نہین ہے اسی توحید کا یہ صدقہ
ہے کہ باوجود سراپا گناہ ہونے اور دوزخ مین جانے کے پہر بہی امید رہائی
کی ہے حالانکہ وہ توحید ذرہ بہر یا رائی کے دانے برابر ہوگی والحمد اب اس حالت
علیا پر بہی اگر کوئی شخص قدر و قیمت اس نعمت عظمی یعنی توحید باریتعالی کی نہ سمجہے
تو سمجہو کہ وہ بڑا بدنصیب اور شقی ازلی ہے اللہم احفظنا حدیث انس مین فرمایا ہے
کہ اللہ تعالی ایک شخص سے جو قیامت کے دن سب اہل نار سے عذاب مین
زیادہ ہلکا ہوگا فرمائیگا لو ان لك ما فی الارض من شئ اکنت تفتدی بہ یعنی اگر
ساری دنیا تیرے پاس ہو تو کیا تو وہ دیکر آپ کو اس عذاب سے چہوڑالیگا وہ
کہیگا ہان اللہ تعالی فرمائیگا اردت منك اھون من ھذا و انت فی صلب آدم
ان لا تشرك بی شیئا فابیت الا ان تشرك بی متفق علیہ یعنی مینے تجہسے اس سے
بہی زیادہ تر آسان بات چاہی تہی جبکہ تو پشت آدم مین تہا وہ بات یہ تہی کہ تو کسی
چیز کو میری ساتہہ شریک نکرنا لکن تونے یہ بات نمانی اور میرے ساتہہ شریک کیا
معلوم ہوا کہ دارمدار نجات عقبی کا توحید پر ہے اور دارمدار ہلاک آخرت کا شرک پر ہے
بیان شرک کا رسالہ اشراک مین ہوچکا ہے اس جگہہ بیان کرنا مراتب توحید کا بطور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرب المعبود والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد الحامد المحمود وعلی آلہ
وصحبہ وکل موحد متبع مسعود اما بعد آدم ابو البشر علیہ السلام سے لیکر سید ولد
آدم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک جتنی انبیاء ورسل وحواریین وصلحای ہر ملت وحنفای
دین ہوئی سب کا اس بات پر اتفاق واجماع چلا آتا ہے کہ اصل ہر سعادت
وحسن عاقبت کی توحید ہی اور بنیاد ہر شقاوت وسوء خاتمت کی شرک ہی قرآن شریف
جو آخر کتاب آسمانی ہے خلاصہ اوسکے ساری معانی ومبانی کا یہی ہے کہ ہر
انسان توحید پر حسن اختیار کری اتباع شرک وخطوات شیطان سے دور رہے
کیونکہ ہر شخص اپنا بھلا چاہا کرتا ہے سو یہ بھلا اوسکا اسی ایثار توحید وترک شرک

یہ کہکر بہیجا تہا کہ وہ اپنی قوم کو ڈراوی اور اون سے یہ بات کہدی کہ ان اعبدوا اللہ
واتقوہ واطیعون یعنی ای قوم تم اللہ کو پوجو اور اوس سے ڈرو اور میرا کہا مانو
مراد ڈرانے سے یہ ہے کہ تو اون کو حکم اللہ کی عبادت کا کر وہ عبادت یہی
توحید و تقوی و طاعت ہے قوم نے کہا ای لوگو تم اپنے خداؤن کو نہ چہوڑو اور
نہ وُدّ و سُواع و یغوث و یعوق و نسر کو یہ نام ہین کچہہ نیکبخت لوگون کے جو سب کے
سب مرگئے تہے قوم نے اون کے مرنے پر رنج کیا اور اونکی مورتین بنا کر بعد
ایک مدت کے اونکو پوجنے لگے اور اون کی صورتون پر معتکف ہوئے یہ پہلا
شرک تہا جو بنی آدم مین نکلا سبب اسکا غلو تہا حق مین صالحین کے یہی مورتین
اصول اصنام قریش بہی تہین پہر فرمایا کہ ابراہیم نے اپنی قوم سے کہا تہا اعبدوا اللہ
واتقوہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنی تم اللہ کی عبادت کرو اور اوس سے ڈرو
یہ تمہاری لیے بہتر ہے اگر تم کچہہ سمجہتے ہو لکن تم تو سوا اللہ کے عابد وثن ہو حالانکہ وہ
تمہارے رزق کے مالک نہین ہین دوسری آیت مین کہا ہے کہ ابراہیم نے
پوچہا کہ کیا یہ تمہارا پکارنا سنتے ہین یا تم کو کچہہ فائدہ و نقصان دے سکتے ہین
اونہون نے کہا بل وجدنا آباءنا کذلک یفعلون یعنی تقلید کو حجت ٹہیرایا اوسپر
ابراہیم نے کہا فانہم عدو لی الا رب العالمین یعنی یہ عابد و معبود سب میرے
دشمن ہین مگر اللہ تعالی اسمین اپنی دشمنی ساتہہ مقلدین آبا کے ظاہر فرمائی ہی یہی
حکم مقلدین ائمہ و مشائخ و اہل رای کا ہے کیونکہ وہ سب بہی دشمن اہل توحید و

اختصار مراد ہی جو کوئی ان مراتب کو معلوم کریگا اور دل سے تصدیق اونکی کریگا
وہ اسفل سافلین سے اعلی علیین کو پہونچ جائیگا ان شاء اللہ تعالی آب سنا
چاہیے کہ واسطی توحید رب حمید مجید کے کئی درجے ہین ایک درجہ یہ ہے کہ
اصل مقصود بعثت و دعوت رسل سے توحید الوہیت ہے یعنی نرے اللہ پاک
کی عبادت کرنا اور کسی کو اوسمین شریک نہ ٹھیرانا اللہ نے حضرت کو پکار کر کہا ہے
والرجز فاہجر یعنی اوثان کو پوجنا چھوڑ دی رجز کہتے ہین وثن کو انسان سوا خدا
کے جس چیز کو پوجتا ہی وہ چیز وثن کہلاتی ہے حدیث مین آیا ہے اللھم لا تجعل
قبری وثنا یعبد اور اللہ نی فرمایا ہی ان انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون یعنی پیغمبرونکو
حکم دیا کہ تم سب کو ڈراوو اور سنا دو کہ سوا میرے کوئی معبود نہین ہے مجھی سے ڈرو
اور فرمایا ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت یعنی
ہر امت مین ہم نے ایک رسول بھیجا کہ سب سے یہ بات کہدی کہ اللہ کی عبادت
کرین طاغوت سے بچین ہر وہ چیز جو سوا اللہ کی پوجی جاوی اوسکو طاغوت کہتے
ہین ہر قوم کا طاغوت معبود غیر اللہ یا متبوع غیر اللہ ہوتا ہے جس کے وہ لوگ
بغیر بصیرت کے عبادت یا اطاعت کیا کرتے ہین اور فرمایا وما ارسلنا من قبلک
من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون یعنی تجھسے پہلے ہم نے ہر رسول
کو یہی سندیسا بھیجا تہا کہ سوا میرے کوئی معبود نہین ہے تم مجھی کو پوجو یہ بیان ہے
دعوت ہر رسول کا مجملا رہی تفصیل سو فرمایا ہے کہ ہم نے نوح کو اوسکی قوم کی طرف

درگذر کیا جائیگا مجاہد نے کہا ہے وہ حجت جو ابراہیم کو دی تھی یہ تھی الذین اٰمنوا و
لم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئك لھم الامن وھم مھتدون بخاری مین کہا ہے کہ مراد
ظلم سے اس جگہہ شرک ہی معلوم ہوا کہ مشرک کو امن نہوگا یہ امن موحد کے لیے ہی ہے والحمد للہ
اور فرمایا ہے لقد اوحی الیك والی الذین من قبلك لئن اشرکت لیحبطن عملك و
لتکونن من الخاسرین بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین یہ خطاب حضرت کو ہی بطریق
فرض محال واسطے ارشاد امت کی اسی طرح ہود نے عاد کو اور صالح نے ثمود کو اور
شعیب نے اہل مدین کو اور لوط نے اپنی قوم کو اور موسی نے فرعون واہل فرعون
کو کہا تھا کہ تم نرے اللہ کو پوجو سوا اوس کے کوئی اور معبود تمہارا نہین ہے غرضکہ
جو رسول آیا وہ داعی الی التوحید آیا یہ مسئلہ توحید کا اجماع انبیاء ورسل سے ہے پہر
اللہ نے اس دعوت الی التوحید کو ہماری حضرت پر ختم فرمادیا اور کہا قل یا ایھا الناس
انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملك السموات والارض لا الہ الا ھو یحیی ویمیت
فامنوا باللہ ورسولہ الی قولہ لعلکم تھتدون اب اس دعوت رسل مین فکر وغور
کرنا چاہیے کہ یہ کیا چیز تھی اللہ نے اپنی کتاب مین اس دعوت کو اول رسل سے
لیکر تا آخر رسل ہر پر حکایت کیا ہے گویا اس توحید پر سارے انبیاء اولین و آخرین
کا اجماع ہو چکا ہے اس سے بڑھکر اور کیا حجت قوی واسطے ثبوت توحید کے
درکار ہے حدیث عمرو بن عنبسہ مین آیا ہے کہ حضرتؐ سے پوچھا تھا ما ارسلك اللہ
فرمایا ارسلنی بصلۃ الارحام وکسر الاوثان وان یوحد اللہ ولا یشرك بہ شیئا

اتباع ہین تیسری آیت مین فرمایا ہے کہ تمکو ابراہیم کی پیروی کرنا چاہیے کہ
اونہون نے یہ کہا تہا انا برآء منکم و مما تعبدون من دون اللہ یعنی ہم تم سے اور
تمہارے معبودون سے بیزار ہین ہماری تمہاری دشمنی کہل گئی یہان تک کہ
تم نرے اللہ پر ایمان لے آؤ اس آیت سے معلوم ہوا کہ برارت اہل شرک سے
واجب ہی اور غایت اس جگہہ ہی اخلاص عبادت و تصدیق واذعان توحید ہے
پس بس چوتہی آیت مین آیا ہے کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے
کہدیا تہا انني براء مما تعبدون الا الذی فطرنی فانہ سیہدین سو یہی کلمہ عقب
ابراہیم مین باقی رہا اور یہی معنی ہین لا الہ الا اللہ کے ابراہیم علیہ السلام سید الموحدین
تہے قرآن مین جابجا اثبات توحید کی اور نفی شرک کی اونہین سے حکایت
کی ہے یہان تک کہ ہماری حضرتؐ کو فرمایا ہے ان اتبع ملة ابراہیم حنیفا
وما کان من المشرکین یہ خطاب اگرچہ خاص ہے مگر معنے اوس کے عام ہین
ابراہیم و یعقوب علیہما السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی تہی ان اللہ اصطفی
لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون مراد مسلمان مرنے سے اس جگہہ یہ ہے
کہ توحید پر مرو پہر سورہ انعام مین اٹھارہ پیغمبرون کے نام لیکر یہ فرمایا ہے
ولو اشرکوا لحبط عنہم ما کانوا یعملون یہ جگہہ رونے کی ہے اگر انسان کو کچہہ سمجہہ ہو
اس لیے کہ اللہ کے رسول اشرف واکرم بنی آدم ہوتے ہین جب شرک مین
اونکی رعایت نہ رکہی گئی تو اب کسی دوسرے شخص کی کیا ہستی ہے کہ اوس سے

دوسرا سبب توحید کا یہی ہے کہ مشرکین توحید ربوبیت کے معترف تھے یعنی
اللہ کے افعال و صفات و ذات کا اقرار کرتے تھے اور اوس کی خالقیت و
رازقیت و مالکیت وغیرہ صفات ربوبیت کو مانتے تھے اور غیر اللہ کو خود
مخلوق مرزوق متصرف فیہ جانتے تھے اور کہتے تھے کہ غیر کو کچھ اختیار اپنے یا غیر
کے نفع و نقصان و موت و حیات و نشور کا تو ہے نہیں پھر غیر کیسے معبود ہو سکتا ہے
لیکن باوجود اس اقرار کے وہ اسلام مین داخل نہ سمجھے گئے اور نہ اونکا خون
و مال حرام ہوا اس لیے کہ شرط اسلام کی اور نصف توحید الوہیت اون سے مفقود
تھی دلیل اسپر یہ آیت ہے قل من یرزقکم من السماء والارض امن یملک السمع و
الابصار ومن یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ومن یدبر الامر فسیقولون
اللہ فقل افلا تتقون فذلکم اللہ ربکم الحق فماذا بعد الحق الا الضلال فانی تصرفون
اس آیت سے یہ سمجھا گیا کہ وہ لوگ درمیان الوہیت و ربوبیت کے تفرقہ کرتے
تھے ان دونو توحیدون مین وقت اجتماع کے افتراق اور وقت افتراق کے اجتماع
ہوتا ہے و لہذا قبر مین یہ سوال ہوگا کہ من ربک یعنی تیرا معبود کون ہے کیونکہ توحید
ربوبیت کی بابت امتحان نہیں کیا جاتا ہے اسی طرح یہ آیت اغیر اللہ ابغی ربا یعنی
الٰہا یہ صورت اجتماع کی ہے رہا افتراق سو فرمایا قل اعوذ برب الناس ملک الناس
الہ الناس اور فرمایا قل لمن الارض ومن فیہا ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل افلا
تذکرون قل من رب السموات السبع ورب العرش العظیم سیقولون للہ قل افلا تتقون

دوا ہ مسلم معلوم ہوا کہ معنی اس دعوت و رسالت کے توحید الوہیت ہین کہ نرے
اللہ کو پوجے شرک کو چھوڑے جس طریقہ پر آبا مشرکین ہون اوسکو ترک کردے حضرت
اور اصحاب حضرت کے حال مین غور کرنا چاہیے کہ بعد نبوت اور قبل ہجرت کے
اونکا کیا حال تہا قرآن اوترا رہا باہم دوستی دشمنی ثابت تھے دس سال تک آپ
اسی حال پر رہے جس نے حضرت کی تبعیت اور طاعت قبول کی وہ موحد ناجی ہوا
جسنے آپ کی مخالفت و نافرمانی کی وہ مشرک ہالک ہوا اوس وقت نہ نماز تہی نہ روزہ
تہا پھر اور شرائع اسلام کا کیا ذکر ہے جیسے نہی کبائر سے یا اقامت حدود وا احکام
کی اسی حالت پر بہت سے لوگ فریقین کے گذر گئے فریق فی الجنة وفریق
فی السعیر اس ماجرا مین فکر کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ بات جو اونسے
طلب کی گئی تہی وہ یہی توحید الوہیت تہی کہ نرے اللہ کی عبادت کرین ذبح وحلف
واعتقاد معبودیت ونحوہا مین افراد خدا فی العبادة رکہین وہ لوگ مشرک تھے اونکے
ساتھ عداوت وحرب اسی اقرار توحید پر ہوتی تہی بقیہ معاصی کبائر وصغائر
پر نظر نہ تہی حضرت کے اصحاب موحد تھے تارک شرک حضرت اونکو اسی وجہ سے
دوست رکھتے تھے اور طرف توحید کے بلاتے کچھ نظر طاعات واجبات و
مندوبات پر نہ تہی اس تقریر سے تاثیر حاصل ہوتی ہے اور ظلمت جہل دور قل
یا ایها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم وشفاء لما في الصدور وهدى ورحمة
للمؤمنين قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون

متوجہ ہوا اسی طرح کلمہ لا الہ الا اللہ کی حقیقت سمجہاؤ اور اوس کے معنے و مقتضی پر
عمل کرو اور اللہ کے ساتھہ اوروں کو نہ پکارو مشرکون نے حضرت پر انکار کیا
مگر اسے افراد عبادت اللہ کا نہ خود اللہ اور اوس کی عبادت کا بلکہ اسی افراد کا اور
کہا اجئتنا لنعبد اللہ وحدہ و نذر ما کان یعبد اباءنا سوا اون لوگون کی عبادت
یہ تہی کہ وہ اپنے معابد پر عکوف کرتی اور وقت سختیون کے اونکو پکارتے اور
اون کے لیے جانور ذبح کرتے اور اون کے نام کی قسم کہاتے حالانکہ یہ اعتقاد
رکہتے تہے کہ صفات ربوبیت کے نرے اللہ کے لیے ہین اونکے شرکا کے
لیے کچہہ بہی اون صفات سے حاصل نہین ہے معہذا مراد اونکی پرستش سے صرف
یہ تہی کہ اس ذریعیہ سے اللہ کا تقرب حاصل ہوا اور وہ نزدیک اللہ کے اونکی شفاعت
و سفارش کرین اس بنیاد پر درمیان شرک اہل زمان حاضر اور شرک مشرکین
اولین کے چار طرح کا فرق ہے کہ اگلے مشرک توحید ربوبیت مین شرک نکرتے تہے
اور نہ حالت شدت مین اور مراد اونکی شفاعت و قربت الی اللہ تہی بواسطہ
معبودین باطل کے اور اس وقت کے مشرک ان چارون امر مین اون سے
جدا ہین دلیل اسپر یہ ہے کہ آج کل کے مشرک وقت زیارت قبر کے یون کہتے ہین
کہ ای شیخ فلان تم ہمکو یہ دو وہ دو اور نذر مانتے ہین اور وقت شدت کے
اون معبود کو پکارتے ہین مثلاً جب دریا مین موج کا جوش ہوتا ہے تو کہتے ہین کہ
ای شیخ فلان ہمین غرق ہونے سے بچاؤ ہم تمکو نذر مین یہ دینگے وہ دینگے غرض جو

قل من بیدہ ملکوت کل شیء وھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ

قل فانی تسحرون بل اتیناھم بالحق وانھم لکاذبون ما اتخذ اللہ من ولد وما کان

معہ من الہ اذا لذھب کل الہ بما خلق ولعلی بعضہم علی بعض سبحان اللہ عما یصفون

یہ استفہام واسطی تقریر کے ہے اور فرمایا ولئن سالتہم من خلق السموات والارض

وسخر الشمس والقمر لیقولن اللہ فانی یوفکون ولئن سألتہم من نزل من السماء ماء فاحیا

بہ الارض من بعد موتہا لیقولن اللہ قل الحمد للہ بل اکثرھم لا یعقلون یعنی اگر ان

مشرکون سے کوئی یہ بات پوچھے کہ بھلا یہ زمین اور جو لوگ اس زمین پر ہین اور

رب آسمانون اور عرش اور خالق ماہ و مہر کا کون شخص ہے تو وہ اللہ ہی کو بتاوینگے

پہر کدہر بہک جاتے اور افترا کرتے ہین ولہذا فرمایا ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا

وھم مشرکون تفسیر اس آیت کی یہ ہے کہ وہ توحید ربوبیت پر ایمان رکھتے تھے

اور توحید الوہیت مین شرک کرتے تھے اس جگہہ شرک و ایمان لغوی جمع ہو گیا تھا

اور فرمایا ولئن سالتہم من خلقھم لیقولن اللہ فانی یوفکون اور فرمایا ولئن سالتہم من خلق

السموات والارض لیقولن خلقھن العزیز العلیم یعنی انکو اللہ کی خالقیت کا اقرار تہا

یہانتک کہ اللہ نے فرعون سے باوجود اوس دعوی قبیح کے زبان موسی علیہ السلام

سے یہ حکایت کی ہے لقد علمت ما انزل ھؤلاء الا رب السموات والارض بصائر

اور ابلیس لعین نے کہا ہے انی اخاف اللہ رب العالمین اللہ نے حضرت کو بہیجا

آپ نے لوگون کو طرف افراد عبادت الہی کے بلایا کہ جس طرح تم اقرار ربوبیت کے

مخلوق جیسے نبی و ولی و جد و قریب ہے سو یہ جمیع شرک اکبر ہے بدلیل کتاب و سنت
و اجماع لیکن شیطانون نے قلوب مشرکین کے اوس کو پھیر کر اونکی فطرت کو بدل ڈالا
حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ مشرک و موحد برابر نہین ہوتا ہے کہان وہ
شخص جس مین کئی شخصون کا حصہ ہو اور کہان وہ شخص جو ایک ہی شخص کا غلام ہو ضرب اللہ
مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون و رجلا سلما لرجل هل یستویان مثلا الحمد لله بل اکثرهم لا یعلمون
تیسرا درجہ توحید کا یہ ہی کہ الوہیت عبارت ہی عبادت سی اور عبادت
کے معنی ہین توحید ابن عباس نے کہا قرآن مین جس جگہہ ذکر عبادت کا آیا ہی
اوس کے معنی توحید کے ہین جیسے یہ آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
ای لیوحدون اور فاتحہ مین فرمایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین اسے
نوحدک و نطیعک اس جگہہ معمول کی مقدم ہونے نے فائدہ حصر و اختصاص
کا دیا ہے علمای معانی و بیان اسی کے قائل ہین اور فرمایا ہی فاعبدون
یعنی خاص میری توحید کرو توحید کو بلفظ عبادت تعبیر کرنے مین ایک یہ خوبی ہے
کہ متضمن امر بعبادت خدا بھی ہے یعنی نری اللہ ہی وحدہ لاشریک لہ کو پوجو نہ
کسی اور کو تو آمین نہی ہے شرک سی ضمیر ظاہر متقدم نے فائدہ نہی کا شرک سے
بخشا اور امر نے فائدہ وجوب عبادت کا دیا کما قال تعالی واعبدوا الله ولا تشرکوا
بہ شیئا لفظ شے شامل ہے ساری ما سوا اللہ کو معلوم ہوا کہ جو کچھ اللہ کے سوا ہے
کوئی چیز ہو کچھ ہو ما سکو اسکی عبادت مین شریک نکرے ورنہ مشرک ہوجاییگا آمین

اپنے کانون سے جس جہاز مین سفر کیا تھا کہ وقت شدت موج کے اہل جہاز
نے کہا کہ یا شیخ عیدروس محی الدین ہمکو غرق سے نجات دو نعوذ باللہ من
ذلک غرضکہ یہ لوگ بلا واسطہ مخلوق سے طالب نجات ہوتے ہین اور دلیل اس
بات کی کہ اگلے مشرک وقت شدت کے شرک نکرتے تھے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے وما بکم من نعمة فمن الله ثم اذا مسکم الضر فالیه تجأرون ثم اذا کشف
الضر عنکم اذا فریق منکم بربهم یشرکون لیکفروا بما آتیناهم فتمتعوا فسوف تعلمون
یہ لام نزدیک علمای نحو کے عاقبت کا لام کہلاتا ہے یعنی انجام اون کے شرک کا
یہی کفر و تمتع دنیا ہے پس بس اور فرمایا ہے واذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون
الا ایاه فلما نجاکم الی البر اعرضتم وکان الانسان کفورا اور فرمایا فاذا رکبوا فی الفلک
دعوا الله مخلصین له الدین فلما نجاهم الی البر اذا هم یشرکون اور دلیل اس بات
کی کہ مراد اون کی اس شرک سے شفاعت و قربت تھی یہ ہے کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے والذین اتخذوا من دونه اولیاء ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی
اور فرمایا ویعبدون من دون الله ما لا یضرهم ولا ینفعهم ویقولون هؤلاء شفعاؤنا
عند الله الی قوله سبحانه وتعالی عما یشرکون اس آیت سے یہ بات نکلی کہ عبادات
مین وسائط کا مقرر کرنا شرک ہی اب اس وقت کی مشرک صفات ربوبیت مین
بھی شرک کرتے ہین اور شدائد مین غیر اللہ کو پکارتے ہین اور پیرون شہیدون کے
طالب مطلوب ہوتے ہین گویا انکو یہ گمان ہے کہ اللہ تعالی تو ان سے دور ہے اور

عبادت کا اہل شرک ساتھ اصنام کے کرتے تھے جیسے دعا و ذبح و اعتکاف
و ضرور وہی کام یہ لوگ ساتھ اولیا و پیرون کے کرتے ہین کوئی شجرہ اولیا کے نام
کا پڑھتا ہے کوئی اونکو ساتھ خدا کے سفارشی بنا کر لاتا ہے اور کہتا ہے کہ
الٰہی بحرمت فلان و فلان ایسا کر کوئی اون کے نام کا جانور ذبح کرتا ہے
جیسے سید احمد کبیر کی گاؤ اور شیخ سدو کا بکرا اور زین خان کا مرغا اور جو مرادین
وہ لوگ اپنے معبود دون باطل سے طلب کرتے تھے وہی مرادین یہ لوگ قبور
اموات و پیر شہید امام سے بہی بہوت سے مانگتے ہین فقد استوت الکفتان و
تشابهت الطائفتان سو جب اصل و فرع کی ایک علت ٹہیری تو اب حکم مین بہی
دونون برابر ٹہیرین گی خصوصا جبکہ نص متقدم علی القیاس موجود ہے تو اب کچھ
بہی اشکال و التباس باقی نرہا اور حال و حکم عبادت صالح و طالح کا ایک ہوا
بلا فرق و تفاوت دلیل عام اسپر یہ ہی قل ادعوا الذین زعمتم من دونه فلا
یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اور فرمایا قل ادعوا الذین زعمتم من دون الله
لا یملکون مثقال ذرة فی السموات ولا فی الارض وما لهم فیهما من شرک وما
له منهم من ظهیر ولا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن له اس آیت مین الله نے نفی
کی ہے عقیدہ مشرکین کی بابت ملک و تصرف و شرکت و ظہیر و شفاعت غیرون
کے اس سے ثابت ہوا کہ سوا خدا کی کسیکو ذرہ برابر اختیار تصرف کا سارے
عالم مین نہین ہے نخود بخود اور نہ خدا کے دینے سے یہ آیت قاطع اصل شرک

انبیاء اولیاء پیر شہید امام بہوت تہے جن شیطان صنم یعنی ہر قسم کی مورت و شکل
یعنی ہر طرح کا تہان داخل ہے اور فرمایا یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی
خلقکم والذین من قبلکم مفسرین نے کہا ہی یعنی اللہ کی توحید کرو اوسکو ایک اکیلا
جانو پوجو اپنا اور اگلی لوگون کا خالق سمجہو اور فرمایا لا اعبد ما تعبدون اس
سورہ کافرون کو سورۂ اخلاص و توحید عملی بہی کہتے ہین مراد عبادت سی اس جگہہ
توحید ہی یہی توحید دین مرضے خدا ہے تکرار نفی کی اس لیے ہے کہ شامل زمانہ
مستقبل ہو تکریر بالخصوص موجب تاثیر ہوتی ہے نفی شرک عملی مین اس کی حاجت
پڑتی ہے مراد اس جگہہ یہ ہے کہ عبادت مختص ہے ساتہہ اللہ کی سوا اللہ کے
کسی اور کو استحقاق عبادت کا کسی طور پر بہی حاصل نہین ہے لغت مین عبادت نام
ہے نہایت درجے کی نیازمندی و خاکساری کرنے کا اور شرع مین عبارت ہے
بندون کے اون افعال و اقوال و احوال سی جو مختص ہین ساتہہ جلال و عظمت خدا کو
یہ اسم جنس مشتمل ہے بہت سے انواع پر اور اصل عبودیت کی خضوع و تذلل و تعبد ہے
عبادت سے مراد طاعت ٹہیری منجملہ طاعت کے ایک استعانت و استغاثت
و ذبح و نذر و حلف و نحو ہا ہے پہر کبہی یہ طاعت و عبادت جمع ہو جاتی ہے اور کبہی
جدا اس جگہہ کوئی شخص یہ خیال نکرے کہ قرآن مین ذم و تکفیر اون لوگون کی آئی ہے
جو عابد اصنام و احجار و اشجار و کہان و شیطان تہے تو آیات حق مین عابدین
ملائکہ و انبیاء و اولیاء و صالحین کے کس طرح ٹہیک بیٹہہ سکتے ہین اس لیے کہ کلام

اجعل الالہۃ الھا واحدا ان ھذا لشئ عجاب ذکرہ البغوی اور فرمایا و قالوا
ا الھتنا خیر ام ھو اور فرمایا ام لھم الہ غیر اللہ سبحان اللہ عما یشرکون اور فرمایا
وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر فاتوا علی قوم یعکفون علی اصنام لھم قالوا یا موسی
اجعل لنا الھا کما لھم الہۃ قال انکم قوم تجھلون ان ھولاء متبر ما ھم فیہ و
باطل ما کانوا یعملون قال اغیر اللہ ابغیکم الھا اور فرمایا واذ قال ابراھیم لابیہ
آزر اتتخذ اصناما الہۃ انی اراک وقومک فی ضلال مبین اور موسی علیہ السلام
سے نقل کیا ہے کہ اونھون نے سامری سے کہا تھا وانظر الی الھک الذی ظلت
علیہ عاکفا لنحرقنہ ثم لننسفنہ فی الیم نسفا انما الھکم اللہ الذی لا الہ الا ھو وسع
کل شئ علما سامری نے جب اپنے گوسالی پر عکوف کیا تو وہ اوس کی زعم مین اوسکا
معبود ٹہیرا اس لیے کہ عکوف عبادت ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ معبود باطل لائق حرمت
کے نہین ہوتا ہے بلکہ قابل محو واحراق کے ہوتا ہے آمین کہیہ اوس کی بی ادبی نہین
ہے اور فرمایا فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون مراد انداد سے اس جگہہ شرکا ہین
ابن مسعود وابن عباس نی کہا مراد انداد سی اکفا رجال ہین جن کی طاعت وہ خدا
کی معصیت مین کرتے تھے اور فرمایا ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا
یحبونھم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حبا للہ مجاہد نے اس آیت یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا کی تفسیر مین کہا ہی یعنی لا یحبون غیری اور فرمایا اتخذوا
احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح بن مریم وما امروا الا لیعبدوا

کا التصرف ہے جس میں [illegible] کسو کو رب [illegible] کا کرتا ہے اور

دلیل اطاعت پر یہ ہے و یوم یقول للملائکة اھؤلاء ایاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانک انت

ولینا من دونهم بل کانوا یعبدون الجن اکثرهم بهم مؤمنون مراد عبادت سے

اس جگہ اطاعت ہی یعنی وہ لوگ عبادت ملائکہ میں اطاعت جن کی کرتے تھے

اور فرمایا واذ قال الله یا عیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰهین

من دون الله قال سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق اور فرمایا لقد کفر الذین

قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم اور فرمایا ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکة والنبیین اربابا

ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ جس طرح اگلی آیتوں میں

عبادت اصنام و طاغوت و شجر و حجر و مدر ونحوہا سے منع فرمایا تھا اور اوسکو شرک

ٹھیرایا تھا اسی طرح اس جگہ عبادت ملائکہ و انبیاء ونحوہم سے منع فرمایا ہے اب کچھ شک

اسمیں باقی نرہا کہ حکم عبادت غیر اللہ کا صالح ہو یا طالح بلا تفاوت و تفرقہ یکساں ہے والله اعلم

چوتھا درجہ توحید کا یہ ہے کہ معنی لفظ الٰہ کی باجماع اہل علم معبود کے ہیں

بدلیل قولہ تعالی وهو الذی فی السماء اله وفی الارض اله یعنی معبود آسمان و زمین کا

وہی ایک ذات پاک ہے اور فرمایا افرایت من اتخذ الٰهه هواه حضرت نے قریش

سے کہا تھا تم مجھے ایک کلمے کا اقرار کرو جس سے تم عرب کے مالک ہو جاؤ اور عجم تمہارے

کہنے میں رہیں ابو جہل نے کہا ایک کلمہ کیا ہم دس کلمے کا اقرار کرینگے

فرمایا لا اله الا الله کہو وہ سب متفرق ہو گئے اور اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے

کیونکہ حرف ما صیغہ ہے اعم عموم کا نزدیک علمای اصول کی اللہ کے سوا جو شے
ہے اوسکو یہ شامل و عام ہے فرعون نے موسے علیہ السلام سے کہا تہا لئن اتخذت
الھا غیری لاجعلنک من المسجونین مراد الہ سے اس جگہہ معبود ہے جس کے
طاعت پر خوف و رجا و توکل کیا جائے لفظ الہ اسم صفت ہے واسطے معبود
کے اور اعظم انواع عبادت دعا ہے سوا اللہ کے سی محبت اور معصیت مین
کسی کی طاعت کرنا اور اوسپر عاکف ہونا شرک ہی جسنے غیر اللہ کا نام الہ رکہا یا
ثالث ثلاثہ کہا وہ کافر ہوا اسی طرح اگر کسی شے کو پوجا اور اوسکا نام الہ نہ رکہا
بلکہ نبی یا فرشتہ یا صلح یا ولی یا امام یا شجر یا حجر یا مدر رکہا تو بہی وہ کافر ہوا
اس لیے کہ اسما معانی کو اون کی حقیقت سے نہین بدل دیتے ہین جس طرح کہ
کوئی شراب کا نام دودہ رکہے تو وہ شراب کچہہ دودہ نہین ہوجاتی ہے اور نہ
حلال ٹہیرتی ہے ذات انواط کے قصے مین اسکا پورا بیان آیا ہے اونہون نے
اوس درخت کا نام ذات انواط رکہا تہا صریحًا یہ نہین کہا تہا کہ ہمارے لیے
کوئی معبود مقرر کردو مگر حضرت نے فرمایا کہ تم نے یہ ویسی بات کہی جیسی بنی اسرائیل
نے کہی تہی اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ رواہ الترمذی اسی طرح جو کوئی کسے
شے کی عبادت کرتا ہے یا اوسکا محب ہوتا ہے تو وہ اوس شے کا عابد کہلاتا ہے
بدلیل حدیث صحیح تعس عبد الدینار و عبد الدرھم الحدیث اس جگہہ بسبب
تعلق خاطر کے حضرت نے اطلاق اسم عبودیت کا محب مال پر فرمایا ابن العربی

الٰہا واحدا لا الٰہ الا ھو سبحانہ عما یشرکون اسمین علماء اولیاء انبیاء سب آگئی
اس آیت کی تفسیر مین عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ اونکی عبادت یہی طاعت
تہے معصیت خدا مین ابو العالیہ کہتے ہین اونکا قول یہ تہا لا نسبق علماء نا ما
حللوا حل وما حرموا حرام اور سپر اللہ نے فرمایا ولئن اطعتموھم انکم لمشرکون
اس آیت سی تقلید کا شرک ہونا ثابت ہے والحمد مفسرین نے کہا ہی اون کی
علماء نے اون کے لیے مردار کو حلال کر دیا تہا وہ کہتے تہے کہ اللہ کا مارا حلال
نہین ہے فرمایا قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد
الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ ابن جریر نے
اس کی تفسیر مین کہا ہے ای لا یطیع بعضنا بعضا فی معصیۃ اللہ اور فرمایا
ولا تجعلوا مع اللہ الٰہا اٰخر انی لکم منہ نذیر مبین اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ
ھو المسیح بن مریم اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ وما من الٰہ الا الٰہ
واحد مجوس دو خدا بتاتی ہین اور نصاری تین اور ہنود کے معبود بے گنتی مین
انہون نے جتنی مخلوق تہی اوس سب کو معبود ٹہرایا مگر اللہ پاک کو نہ پوجا یہ سارے
مشرکون کے سردار ہین چہتیس کروڑ معبود بتاتے ہین وقد خاب من افتری اور
فرمایا قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا معلوم ہوا کہ سوا خدا کے
کسی کو اختیار نفع بخشی و نقصان رسانی کا نہین ہے پیغمبر ہو یا پیر امام ہو یا شہید
بہوت ہو یا پری شیطان ہو یا دیو سارا تصرف عالم مین نرے اللہ کا ہے

دعائیں مختص ہین ساتھہ اللہ تعالی کے اور فرمایا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان سبب نزول یہ ہے کہ اونہون نے یہ بات کہی تھی کہ کیا ہمارا رب قریب ہے کہ ہم اوس سے مناجات کرین یا بعید ہے کہ ہم اوسکو پکارین اوسپر یہ آیت اوتری اس سے معلوم ہوا کہ دعا ندا اور مسالت ہے اور فرمایا قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی ابن عباس کہتے ہین حضرت نے ایک رات مکے مین سجدہ کیا اور یا اللہ یا رحمن کہا ابو جہل نے کہا محمد ہم کو ہمارے آلہہ سے منع کرتے ہین اور خود دو الہ کو پکارتے ہین اوسپر یہ آیت آئی سورۂ نوح مین فرمایا ہے قال رب انی دعوت قومی لیلا ونہارا فلم یزدھم دعائی الا فرارا وانی کلما دعوتھم لتغفر لھم جعلوا اصابعھم فی اذانھم واستغشوا ثیابھم واصروا واستکبروا استکبارا یہ نصوص صریح ہین اس بارے مین کہ دعا عبادت اور ندا ہے اور رواسطے غیر اللہ کے منہی عنہ ہے اور منادی الہ ہوتا ہے منادی کا اور یہ فعل شرک ہے اللہ تعالی نے فرمایا ثم الذین کفروا بربھم یعدلون اور فرمایا قالوا وھم فیہا یختصمون تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین اور فرمایا فلما اثقلت دعوا اللہ ربھما لئن اتیتنا صالحا لنکونن من الشاکرین فلما اتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما اتاھما فتعالی اللہ عما یشرکون یہ دلیل ہے اس بات پر کہ دعا اون دونون کی یعنی آدم و حوا کی یہی قول تھا لئن اتیتنا صالحا الخ یہ شرک حوا سے طاعت شیطان مین ہوا نہ عبادت شیطان مین ہم نے استدلال

مالکی کہتے ہین کہ تعلق احکام کا ساتہہ مسمیات اسماء کے ہوتا ہے نہ ساتہہ
القاب و تسمیہ کے اللہ تعالی نے فرمایا ام اتخذوا الهة من الارض هم ینشرون
لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا فسبحان الله رب العرش عما یصفون وقال تعالی
ام اتخذوا من دونه الهة قل هاتوا برهانکم هذا ذکر من معی و ذکر من قبلی بل
اکثرهم لا یعلمون الحق فهم معرضون بعض جاہلون نے سود کا نام منافع رکہا
ہے اور خمر کا نام شراب الصالحین اور مسکرات کا نام معجون سو تغییر نام کو کچہ اثر تغییر حکم مین
نہین ہوتا ہے یخادعون الله والذین امنوا وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون

**پانچوان درجہ توحید کا یہ ہی کہ دعا عبادت ہے بلکہ عبادات کا سر اور مغز ہے**

حدیث مین آیا ہے کہ اللہ کے نزدیک دعا کی بڑی قدر ہے اور فرمایا افضل عبادت
دعا ہے رواہ الحاکم وصححہ اور فرمایا ہے کہ دعا ہی عبادت ہے رواہ الترمذی
یہ ترکیب کہ الدعا هو العبادة دلیل ہے حصر پر یعنی خبر مبتدا مین منحصر ہے بسبب فصل کے
اسمین ایک طرح کی افضلیت کا تمیز اور مبالغہ و اہتمام ہے ساتہہ شان دعا کے
اور پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ عبادت بمعنی توحید و دعا ہے سو دعا غیر اللہ کی شرک
ہے خواہ کسی نبی کو پکارے یا ولی کو یا بہوت پری شیطان کو یا کسی امام شہید
پیر و امام زادے کو دلیل اسپر یہ آیت ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیة انه لا یحب
المعتدین اور فرمایا وادعوه خوفا وطمعا ان رحمة الله قریب من المحسنین ان آیتون مین
دعای عبادت و دعای مسئلت دونون کا ذکر کیا ہے اور یہ بتادیا ہے کہ یہ دونون

ان اللہ لا یهدی من هو کاذب کفار اور آیت دوم کو اس جملے پر تمام کیا ہے
سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون اور یہ خیال انکا کہ ہم ہدایت پر ہین نہ ضلالت پر
بالکل غلط ہے بدلیل قولہ تعالیٰ قل امر ربی بالقسط واقیموا وجوهکم عند کل مسجد
وادعوہ مخلصین لہ الدین کما بدأکم تعودون فریقا هدی و فریقا حق علیهم
الضلالۃ انهم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون اللہ ویحسبون انهم مهتدون
اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ وہ کافر جو آپ کو دین مین حق پر سمجھتا ہے وہ اور
جاحد معاند برابر ہے ابن عباس نے تفسیر قسط کی اس جگہہ ساتھہ لا الہ الا اللہ کے
کی ہے اور ضحاک نے ساتھہ توحید کے اور فرمایا ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض
لہ شیطانا فهو لہ قرین وانهم لیصدونهم عن السبیل ویحسبون انهم مهتدون
بغوی نے تفسیر آیۂ وظنوا انهم احیط بهم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین مین کہا ہی
ای اخلصوا فی دعاء اللہ ولم یدعوا احدا سوی اللہ اس سے معلوم ہوا کہ دعا دین ہے
اور اخلاص فی الدعا توحید ہے اور دعوت غیر اللہ شرک ہے کوئی یہ کہے کہ دعا سے
غیر اللہ کبھی شرک اصغر ہوتی ہے جیسے بدفالی لینا اور قسم کہانا غیر اللہ کی اور کبھے
شرک اکبر ہوتی ہے جبکہ مقصود اوس سے تعظیم مخلوق بہ ہو مثل تعظیم خدا کے تو اب
مساوات نرہی اس لیے کہ نہی طیرہ و حلف سے بعد ایک مدت کے اسلام مین واقع
ہوئی تھی بدرہا دعا کرنا باعتقاد نفع و ضرر جیسے قضای حاجات و اغاثہ لہفات و
شفای مرض و ادای قرض سو مشرکون کی یہی عبادت تھی اور اونکا شرک یہی حکوف

اس بات پر کہ دعا بمعنی ندا ہے اس لیے مکرر سہ کہا ہی کہ مفسرین دعا کو
پانچ معنے پر حمل کرتے ہین بحسب ہر مقام اور اصل دعا فی اللغت مین ایمان ہے
قاموس مین کہا ہے الدعاء رغبة الی الله وعُرف باندفع الحاجات الی رفیع الدرجات
سو جو شخص لوگون سے مال کا سوال کرتا ہے خصوصا جبکہ اوس کے پاس صبح و شام
کا طعام بقدر کفاف کے موجود ہے تو اوس کے حق مین وعید شدید آئی ہے
پہر اوس شخص کا کیا حال ہوگا جو مردون سے سوال قضای حاجات کا کرتا ہے
اولم یکف بربك انه علی کل شئ شہید اور فرمایا ہے وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله
احدا اور فرمایا ہے ومن اضل ممن یدعو من دون الله من لا یستجیب له الی
یوم القیامة وهم عن دعائهم غافلون واذا حشر الناس کانوا لهم اعداء وکانوا
بعبادتهم کافرین اور فرمایا ہی ولا تدع من دون الله ما لا ینفعك ولا یضرك
فان فعلت فانك اذا من الظالمین اور فرمایا ہی ومن یدع مع الله الها آخر لا برهان
له به فانما حسابه عند ربه انه لا یفلح الکافرون اور فرمایا ہی فاذا رکبوا فی الفلك
دعوا الله مخلصین له الدین فلما نجاهم الی البر اذا هم یشرکون اور فرمایا ہے
داعی غیر الله ضال وظالم ومشرک وکافر ہوتا ہے کوئی یہ کہے کہ مراد داعی کی اس
دعا سے تقرب اور شفاعت الی الله ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہی بعینہ مراد مشرکین
کی بہی تہی بدلیل قوله ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی دوسری آیت مین کہا ہے
ویقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله پہر آیت اول کو اس جملے پر ختم فرمایا ہے

انکار کرنی اور اوسکو جہٹلائے سو یہ اسمار وسمیات درمیان اون کے ایسے ہین
جیسے درمیان امہات وبنات کے ہوتے ہین ابن ہشام نے سیرت مین ذکر کیا
ہے کہ وہ عبادت مشرکین کی یہی عکوف ودعا وذبح وطواف تہا ابن القیم نے
زاد المسافرین مین بذکر قدوم وفد خولان ذکر کیا ہے کہ وہ دس آدمی تہے جو حضرت
کے پاس آئے تہے حضرت نے اون سے پوچہا کہ عم انس نے کیا کیا یہ ایک بت
تہا جس کو وہ پوجتے تہے کہا وہ ایک شر تہا اللہ نے ہم کو اوس کے بدل مین وہ
چیز دی جو تم لائی ہو کچہ بوڑہے مرد عورت رہگئے ہین جو اب تک اوسکو مانی جاتے
ہین اب جو ہم یہان سے جائینگے تو اوسکو ڈہا دینگے انشاء اللہ تعالی ہم اس
بت کی طرف سے بڑے دہوکے اور فتنے مین پڑے تہے پوچہا بڑا فتنہ اس
بت کا کیا تہا اونہون نے قصہ قحط عظیم کا اور اوس بت کی منت ماننے کا اور جانورون
اور کہیتی مین اوس کی نذر مقرر کرنیکا بیان کیا اس قصے مین یہ بہی کہا کنا نفاکم الیہ
قطرب نے آیہ وماذبح علی النصب مین کہا ہے کہ اس جگہہ علی بمعنی لام ہے یعنی
ماذبح لاجل النصب اب اگر کوئی شخص جدل وانکار ومکابرہ کرے تو اوس سے
یہ کہنا چاہیے کہ اچہا تو ہی بتا کہ اگر یہ شرک نہین ہے تو پہر شرک کیا چیز ہے اور اللہ نے
کس چیز کو حرام کیا ہے اور ہمکو اوس سے منع فرمایا اور وہ اصنام منقوشہ وانصاب
منصوبہ وغیرہ معبودات جن کو مشرک پوجتے تہے وہ کیا چیز ہین ہرگز اوس سے
اسکا جواب نہ بنیگا بجز اس کے کہ وہ عبادت غیر اللہ تہی اور عبادت غیر اللہ ہے

وذبح ونحوہا تہا اسی کی شاخ یہ تہی کہ وہ میت وغائب کو پکارتے اور انکو درمیان
اپنے اور خدا کی وسائط ٹہیراتے سو وسائط اس جگہہ نداردہین یہان تو تشبیہ
مخلوق کی ساتہہ خالق کے ہے اور یہ شرک محض ہے بعثت ودعوت واسطے توحید
الوہیت کے تہی جسکو عبادت کہتے ہین اس عبادت کا خاص اللہ کے لیے ہونا
چاہیے اور یہی مراد ہے اس قول سے کہ دعای غیر اللہ شرک اکبر ہے اور جس نے
لا الہ الا اللہ کہا پہر غیر اللہ کو پکارا اوسنے اپنی جڑ اوکھاڑ ڈالی اور اپنے قول کی نفی
کی اوس کی نیت بابت اوس کے دعوی کے درست نہ ٹہیری اور جن دعوون پہ
بینات وبراہین قائم نہین ہین اوس دعوے کے ابنار ادعیاء ہین اور اللہ نے
فرمایا ہے ان اللہ یعلم ما یدعون من دونہ من شیء اور فرمایا الا ان للہ من فی السموات
ومن فی الارض وما یتبع الذین یدعون من دون اللہ شرکاء ان یتبعون الا الظن
وان ہم الا یخرصون چہٹا درجہ توحید کا یہ ہی کہ ترک توحید کفر اعظم وشرک اکبر ہی
اس سے انسان کا مال وخون حلال ہوجاتا ہے اور صاحب شرک کو جب دعوت
توحید کی پہونچ گئی اور اوسپر حجت قائم ہوگئی مگر اوسنے نمانا اور عناد کیا اور شرک پر
اڑا رہا اور کفر کا اعلان کیا تو اب وہ مخلد فی النار ہوگا اور اسکا یہ شرک کسی طرح
بخشا نہ جائیگا کیونکہ معنے لفظ شرک کے یہ ہین کہ اللہ کے ساتہہ غیر اللہ کی عبادت
بہی کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے اور ہوچکا ہے اور معنے لفظ کفر کے یہ ہین کہ جو
بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہین اور اوسکا علم بالضرورۃ حاصل ہے اوسکا

ایسا بڑا مسئلہ جس کے لیے جنت و اسطے متقین کے اور جحیم واسطے غاوین کے طیار کی گئی ہے سب بتاتے ہوئے چہوڑ گئے اور اوسکی شرح و توضیح نہ فرمائی واللہ لقد بلغ البلاغ المبین صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم الدین کتب مغازی و سیر کو دیکہو معلوم ہو جائیگا کہ جس امر پر حضرتؐ نے کفار و مشرکین سے محاربہ و مقاتلہ و مجادلہ کیا تہا وہ یہی عبادت اصنام و اوثان تہی اور اونکا پکارنا اور اونسے علاقہ رکہنا او اونکا معتقد ہونا اور اون کی طرف التجا کرنا اور اونکا مجاور رہنا اور اونپر حکومت کرتا رہی دلیل اس بات پر کہ صاحب اس عبادت غیر اللہ کا مخلد فی النار ہوگا سو یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونھم کحب اللہ الی قولہ وما ھم بخارجین من النار اور فرمایا ومن یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار اور دلیل قتال پر یہی فاذا انسلخ الاشھر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم وخذوھم واحصروھم واقعدوا لھم کل مرصد فان تابوا واقاموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم ان اللہ غفور رحیم حسین بن فضل نے کہا ہے اس آیت نے ہر اوس آیت کو جسمین ذکر اعراض و صبر کا ایذای اعداء پر ہے منسوخ کردیا ہے معنے فان تابوا کے یہ ہین کہ اگر کفر و شرک سے توبہ کرکے پکے مسلمان بنجائین تو پہر اون کو نہ چہیڑو بلکہ چہوڑ دو اور فرمایا وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ یعنی سوا اللہ کے دوسرے کی پرستش نہو یا خالص عبادت اللہ کی بلا شرک کی جای جلالین مین کہا ہے کہ مراد فتنے سے اس جگہ شرک ہی اور فرمایا

دعا ہے یا ذبح یا اور کوئی عبادت اور اصح شہادت وہ ہے جسکی شہادت اعداء دین
یا یون کہیگا کہ مین نہین جانتا پھر اگر نہین جانتا ہے تو انکار وجحد کس لیئے کرتا ہے
اسی طرح دربارہ اوس عبادت کے جس کو اللہ نے ہمپر فرض کیا ہے اور ہمکو
اوس کا حکم دیا ہے اور ہمین اوسی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور اللہ ہی وہ
عبادت کا مستحق ہے کہنا چاہیے کہ اگر ہم وہ عبادت اللہ کے لیے کرین گے اور
اللہ ہی کو پوجین گے تو منجملہ موحدین کے ہون گے اور اگر ہم وہ عبادت غیر کے
لیے بجا لائین گے اور غیر کو ساتھ اوس کے پوجین گے تو منجملہ مشرکین کے ہونگے
اسپر اگر وہ حقیقت عبادت کی ہمکو بتادے اور بتادے تو فبہا ورنہ ہم اوسکو اقسام
عبادت کے بتا سکتے ہین کیا عبادت اعتقادیہ اور کیا قولیہ فعلیہ بدنیہ و مالیہ اور
پھر ہم یہ کہین گے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وما یبدئ
الباطل وما یعید اللہ نے ہمارے لیے احکام اسلام بیان کر دیے حلال حرام کی
تفصیل فرمادی اور شریعت حقہ نے احاطہ اقسام علوم کا کر لیا اور اصول و فروع پہ
منطوقا و مفہوما اشتمال پایا اور حضرت نے ہمکو ایک حجت روشن پر چھوڑا جس کے
رات مثل دن کے ہے کوئی پرندہ جو مین پر نہین مارتا ہے لیکن اوسکا ذکر اوس
سے کر دیا اور سنت مطہرہ نے کیفیت ڈھیلے لینے تک کی بتادی کہ اس طرح
کلوخ استنجے مین لیتے ہین سنن ابی داود مین ذکر آداب خلا آیا ہے لقد علمکم نبیکم
حتی الخراءۃ اب انسان خیال کرے کہ جب اتنی اتنی سی بات ہمکو سکھا دی تو کیا

غزو مین یہ وصیت فرماتی تھے اغزوا بسم اللہ قاتلوا من کفر باللہ اخرجہ ابن داؤد
اللہ تعالی نے فرمایا ہے ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین
ساتوان درجہ توحید کا یہ ہی کوئی یہ کہے کہ یہ آیتین حق مین مشرکین عباد اصنام
کے اوتری ہین جو حضرت سے محاربہ کرتے تھے پہر یہ غیر کو کب شامل ہونگی سو جواب
اسکا یہ ہے کہ امر جامع درمیان مشرکین اولین و آخرین کے موجود ہے وہ شرک ہے
تو حکم ایک ہی ہوگا بلا فرق اس لیے کہ فارق معدوم ہے اور جامع موجود اصول فقہ
مین کہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اور حدیث مین آیا ہی
کہ میرا حکم ایک پر ویسا ہی ہے جیسا کہ حکم میرا جماعت پر ہے ورنہ یہ بات لازم آئیگی
کہ جو حکم کسی سبب مخصوص پر کسی قصہ گذشتہ مین نازل ہوا ہے وہ متعدی نہو حالانکہ
یہ ابطل باطل ہے اور اسمین تعطیل ہے جریان احکام شرعیہ کی ساری خلق پر کیونکہ
آیات حدود و جنایات و مواریث و دیات قضایا ہی ماضیہ مین اوترے ہین
اور وہ لوگ گذر گئے جن کے حق مین اونکا نزول ہوا تہا حالانکہ حکم ان آیات کا قیامت
تک عام ہے عام اپنے سبب پر مقصور نہین ہوتا ہے اور تعلق خطابات شرع کا ساتھ
مکلف معدوم کے تعلق معنوی ہے ابن عباس نے ایسے ہی محل پر یہ بات کہی ہے
کہ ھذا انزل علی بنی اسرائیل وانہ علینا مثلھم وما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ اور بعض
نے کہا نعم الاخوۃ بنوا سرائیل اذا کان کل حلوۃ لکم وکل مرۃ لھم اصول فقہ مین
کہا ہے کہ شرائع من قبل ہمارے لیے شرع ہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نزدیک امام

قاتلوا المشرکین کافۃ اور حدیث صحیح مین آیا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوٰۃ ویوتوا الزکوٰۃ فاذا فعلوا
ذالک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ خطابی
نے کہا یہ بات معلوم ہے کہ مراد اس سے اہل اوثان ہین نہ اہل کتاب اس لیے کہ
وہ لا الہ الا اللہ کہتے تھے سو انہین اہل اوثان سے یہ مقاتلہ کیا جاتا ہے اور اونسے
تلوار نہین اوٹہائی جاتی قاضی عیاض نے کہا ہے کہ عصمت نفس مختص ہے ساتھہ
قائل لا الہ الا اللہ کے یہ عبارت ہے اجابت وایمان سے احادیث نبویہ مین
اس کلمے کے لیے قیود وشروط ہین اونمین تامل کرنے سے انسان مسلمان اپنے
نفس پر خوف کرتا ہے چہ جای اہل شرک وطغیان کی منجملہ اون قیود کے ایک یہ ہے
کہ اس کلمے مین شرک نکری اور شبہہ نہ لائی اور تکبر وجحود نکرے اور اوسکو ہلکا نہ سمجھے اور یہ
کلمہ اوسکو معاصی سے روکے اور اوسکو سمجھے دل سے ساتھہ اخلاص قلب کے کہے
اہل علم نے کہا ہے تم حفظ کرو علم کا مع اوس کے قیود کے ائمہ اربعہ مذاہب نی صراحت
کی ہے کہ قتال کرنا ساتھہ نافی زکوٰۃ وتارک نماز بلکہ تارک اذان ونماز عید کے واجب
ہے اس لیے کہ یہ شعائر اسلام ہین بلکہ بعض علما نی اجماع نقل کیا ہے قتال پر اوس
گروہ کے جو کسی فریضہ کو فرائض مشہورہ سے بجا نہ لای اور اوس کے ادا کرنے
بلا عذر باز رہے نووی نے شرح اربعین مین کہا ہے کہ یہی حکم ایک شخص کا بہی ہے
کیونکہ لفظ طائفہ مین وہ بہی داخل ہے حدیث بریدہ بن حصیب مین آیا ہی کہ حضرت

ولا فی الارض الخ کہا ہی کہ قرآن اس طرح کی آیتون سے پر ہے لکن اکثر لوگ دخول
وقائع کو نیچے اوس کے نہین جانتے اور انکو حق مین اوس قوم کے ٹہیراتے ہین جو گذرگیٔی
اور اونہون نے کوئی ارث نہین چہوڑی سویہی بات درمیان دل اور درمیان
فہم قرآن کے حائل ہوتی ہے جس طرح کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ینقض عرا الاسلام
عروۃ عروۃ اذا نشأ فی الاسلام من لا یعرف الجاهلیة یعنی ایک ایک گرہ رسن
اسلام کی ٹوٹتی جاتی ہے جبکہ اسلام مین کوئی ایسا آدمی پیدا ہوتا ہے جو کہ جاہلیت
کو نہین پہچانتا قال تعالی الم یأتکم نبأ الذین کفروا من قبل فذاقوا وبال امرهم
ولهم عذاب الیم فوز الکبیر مین کہا ہی بالجملہ چون قرآن بخوانی گمان مکن کہ مخاصمہ با قومی بود
کہ بودند و درگذشتند بلکہ بحکم حدیث لتتبعن سنن من قبلکم ہیچ بلائی نبود مگر امروز نمونہ آن موجود است انتہی
آٹھوان درجہ توحید کا یہی جس نے یہ بات کہی کہ یہ شرک ہی اس سی مال و
خون حلال ہوجاتا ہے اور حرب و قتال واجب آتا ہے یعنی بعد قیام حجت و بلوغ دعوت
و وصول علم و ظہور کفر کے اوس شخص سے اوران اشیاء کے لیے قیود و شروط ہین جنکو
ہم نی اس بحث مین اطلاق کیا ہے اور فقط گمان پر تکفیر نہین کیجاتی ہے سو استقصا
اسکا اس جگہہ ممکن نہین ہے اور بعد کلام خدا و رسول کے کوئی کلام ایسا نہین ہے
جس سے استدلال کیاجاوی فماذا بعد الحق الا الضلال ومن اصدق من اللہ قیلا
اور وقت نزاع کے یہی سنت مطہرہ حجت ہوتی ہے جسنے سنت نبویہ سے استدلال کیا
اور اوسپر معتمد ہوا وہ مراد کو پہونچا اور جسنے اوسکی ستارو مین وزن کیا اوسی کا پلہ بہاری ہوا

جب شرع ہین کہ اونکی تقریر ہماری شرع مین آچکی ہو سویہ مسائل اسی طرح کی ہین
کہ ہماری شرع نے اونکو مقرر رکہا ہے اور قرآن وسنت ساتہہ اون کے ناطق ہے
یہ توجواب ہے اون کے سوال کا ورنہ جس بات سی حضرتؐ نی مشرکین عرب کو منع
کیا تہا اور اوسپر اون سے مقاتلہ فرمایا تہا اور اوس باری مین قرآن شریف اوترا ہے
وہ سب آیات محکمات غیر منسوخات ہین اور واسطی ہر اول وآخر کے آئے ہین بلکہ
وہ آیات جو حق مین ہم سے اگلون کے اوترے ہین وہ سب بہی محکمات ہین حالانکہ
ہماری شریعت اور سنت مطہرہ اونسے بے نیاز کرتی ہے فقد اغنت واقنت و
کفت وشفت واعادت وابدت واظہرت ونصت وللہ الحمد تفسیر آخر سورہ
بقرہ مین آیا ہی کہ اون لوگون نے کہا تہا ہمکو تکلیف ایسے عمل کی دیگئی ہے جس کی
طاقت ہمکو نہین ہے حضرتؐ نے فرمایا کیا تم وہ بات کہنا چاہتے ہو جو تم سے
پہلے لوگون نے کہی تہی سمعنا وعصینا اس جگہہ اگلی بات کو مشابہ قول امم سابقہ کے
ٹہیرایا حدیث عائشہؓ مین آیا ہی کہ حضرتؐ جب بادل کو دیکہتے رنگ چہرے کا بدلجاتا
اور آنے جانے لگتے جب پانی برس جاتا تو وہ کیفیت دور ہوتی مینے کہا یہ کیا
بات ہے فرمایا تجہے کیا معلوم کہین ویسی بات نہو جیسی ایک قوم نے کہی تہے
فلما رأوه عارضا مستقبل اودیتهم قالوا هذا عارض ممطرنا بل هو ما استعجلتم به
ریح فیها عذاب الیم رواه البغوی ومثله فی البخاری ابن القیم نی مبحث شرک مین
بذیل کریمہ قل ادعوا الذین زعمتم من دون الله لا یملکون مثقال ذرة فی السموات

رو ابن عوف ومعاذ ابن جبل وابی ہریرہ اسی کے قائل ہین منذری نے کہا ہے
ل ذهب جماعة من الصحابة ومن بعدهم الى تكفير تارك الصلوة متعمدا لتى خرج
نتها منهم ابن مسعود وابن عباس وابن عمر ومن غير الصحابة احمد بن
نبل واسحق وابن المبارك یہ تکفیر ترک نماز پر ہے محلی نے اس باب مین ایک تالیف
مستقل لکہی ہے رہا انکار نماز کا سو کفر اوسکا درمیان علما کی مسئلہ وفاق ہے یہ
ہی حکم بقیہ ابنیہ اسلام کا ہے جیسے روزہ زکوۃ حج کیونکہ حدیث مین آچکا ہے کہ
کر ان ہر چہار رکن مین سے ایک رکن کو بجالایا اور تین کو ادا نہ کیا یا دو رکن یا
تین رکن ادا کیے اور ایک کو نہ کیا تو یہ کافی نہین ہوتا ہم نے بیان اسکا رسائل نماز
وغیرہ مین کیا ہے الحاصل جب تارک نماز کا یہ حکم ٹہیرا تو پہر تارک توحید وجاحد حق
اللہ کا کیا ذکر ہے جسنے کہ مخلوق کو رتبہ خالق مین رکہا ہے اور شریک وند مقرر کی
اللہ کی بی ادبی وگستاخی اختیار کی ہے گویا اوس نے خدا کو گالی دی ہے حالانکہ
جو شخص ایسی بات کہتا ہے جسمین اللہ کو خفا کرے اور کچہہ اوسکی پروا نہین کرتا تو اوسکے
حق مین وعید شدید آئی ہے پہر تارک توحید کا کیا انجام ہوگا غزوہ تبوک مین یہ آیت
اوتری تہی لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم اونہون نی یہ عذر کیا تہا کہ ہم نی یہ بات
بطور مزاح وخوض ولعب کی تہی لکن اونکا عذر قبول نہوا اور اللہ نی فرمایا قل اباللہ و
آیاتہ ورسولہ کنتم تستہزؤن قدامہ بن مظعون وغیرہم نے خمر کو حلال کہا تہا اور اس
آیت کی تاویل کی تہی لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا صحابہ نے

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور جو آیات و احادیث گذر چکے تو وہ سب
سُن چکا ہے اور جب آیات بینات و حدیثات واضحات کافی نہونگے تو پھر جستجو
ہدایت کی اوس سے غنی ہے اور جب با وجود علم کے عقل گمراہ ہوگئی تو اب ناصحین
کیا کہینگی لکن اس جگہہ کلام بعض اہل علم کا جو ورثہ انبیاء و چراغ تیرگی تہے ہم ذکر
کرتے ہین اول ورثہ صدیق امت ہین ابوبکر رضی اللہ عنہ اونہون نے حق مین
اہل ردت کے فرمایا تہا لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ بل لو منعونی عقالا
کانوا یعطونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاقاتلنھم علیہ پہر جب بعض عرب
اون کی عہد خلافت مین کافر ہوگئے تو اون سے مقاتلہ کیا اور اون کے خون و مال
کو محضر صحابہ مین حلال کر دیا یہ اونکا اجماع تہا اس امر پر اور بڑی بات اون کی
ردت مین یہ تہی کہ اونہون نے کہا تہا کہ مسیلمہ نبی ہے حالانکہ اس کے سوا اور
امور بہی تہے لکن سب مین بڑی یہی بات تہی تو اب اوس شخص کا کیا حال ہوگا جو
قائل عبادت غیر اللہ ہے یا عابد و معتقد الوہیت غیر ہی اور اوس غیر کو متصف و مستحق
اس عبادت کا جانتا ہے گو اپنی زبان سے نہ کہے پہر عمر فاروق نے ساتہہ صدیق
اکبر کے اس بات پر اتفاق کیا کہ جو شخص درمیان نماز و زکوۃ کے فرق کرے اوس کے
ساتہہ قتال کرنا واجب ہی حالانکہ پہلی توقف کیا تہا پہر جب دلیل ظاہر ہوئی تو اوسی
راہ پر لگ گئے اہل حق کی ہمیشہ یہی شان ہوتی ہے کہ بعد وضوح دلیل کے پہر توقف
نہین کرتے ہین اسی طرح ایک جماعت صحابہ و تابعین قائل کفر تارک صلوۃ ہے

مکفرات کا ذکر کرتے ہین اور کلمات کفریہ کے بیان مین طول مقالات عمل مین لاتے ہین سب سی زیادہ اوسع اس باب مین حنفیہ ہین اور حنابلہ نے حصر اسکا چار سو مسئلہ مین کیا ہے ہر مسئلہ اسلام کو توڑکر قائل اوس کلمہ کو ملحق ساتھہ عبدہ اصنام کے کرتے ہین شافعیہ و مالکیہ کے اس باب مین مباحث طویل ہین ابن حجر مکی کی اس باب مین ایک کتاب ہی اعلام بقواطع الاسلام نام اور کچھہ ذکر اسکا کتاب زواجر مین بھی کیا ہے اور کتاب مشارق الانوار مین جو کہ کتب شافعیہ سے ہے ایک باب طویل اس بابت لکھا ہی اور ابن المقری نی اس بارے مین مؤلفات لکھے ہین اسی طرح شراح منہاج نووی نے بھی بسط تام کیا ہے اور ان مہالک کی ایضاح فرمائی ہے اور امام ابن تیمیہ و شیخ ابن حجر نی اجماع نقل کیا ہے اس بات پر کہ جو کوئی درمیان اپنے اور اللہ کی وسائط مقرر کری پھر اونکو پکاری اور اونپر بھروسا رکھے وہ کافر ہے اور بعض امور جنکو باب ردت مین ذکر کیا ہے وہ مسائل فرعیہ ہین کچھہ قواعد اسلامیہ مین ہین اور نہ اصول سنت ایمانیہ پھر مسئلہ توحید عبادت کی ساتھہ تیرا کیا گمان ہے کہ یہ تو اصل اصول اور مرکز دائرہ اہل منقول و معقول ہے اور وہ قطب ہے کہ جسپر دار مدار حاصل و محصول کا ہے اور وہ اساس ہی کہ جسپر بنای مدینۂ علم ہے جسمین نزول و حلول ہوتا ہے اور وہ صراط مستقیم ہے کہ جسپر مدار سیر و وصول ہی اگر کوئی کہے کہ یہ لوگ قائل لا الہ الا اللہ ہین اور بہت سے شرائع اسلام بجالاتے ہین انسے مقاتلہ کرنا کس طرح ہو سکتا ہے حالانکہ حدیث مین آیا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

اوسپر تکفیر کی مستحل شراب کی اسی طرح حاطب بن بلتعہ نی کہا تہا اوسپر عمر رضی اللہ عنہ
نے اونکا قتل کرنا چاہا تب اونہون نے توبہ کی اور عذر بیان کر کے اپنے قول سے
رجوع کیا اسی طرح مسجد بنی حنیفہ واقع کوفہ مین کچہ لوگون نے کہا تہا کہ مسیلمہ اپنے
دعوی مین صواب پر ہے ابن مسعود نی حکم اون کے کفر کا دیا اسی طرح جن لوگون نے
حق مین علی مرتضی کے غلو کیا تہا اور معتقد صفات الوہیت کے ہوئے تہے علیؓ نی
اونکو کافر ٹہیرایا پہر آگ مین جلا دیا غرضکہ سنت خلفای راشدین کے حق مین قائل
لا الہ الا اللہ کی جس سے خلاف اس کلمی کے صادر ہوتا تہا یون ہی تہی حالانکہ کوئی
اونمین معتذر رہتا اور کوئی متاول اور کوئی تائب غرض اس جگہہ یہ ہے کہ وہ اونکی
تکفیر کرتے تہے اور ان باتون کو کفر وشرک جانتے تہے اگرچہ پہلے سے وہ لوگ
مسلمان تہے رہی کارروائی مابعد خلفا کی سو منجملہ اوس کے ایک یہ ہے کہ جعد بن درہم
وجہم بن صفوان کے قتل کا حکم دیا تہا اس لیے کہ وہ قائل تعطیل صفات خدا تہا
جن صفات کے ساتہہ قرآن ناطق ہے اور کہتا تہا کہ قران مخلوق ہی یعنی تصنیف پیغمبر
اور امر انف ہے یعنی ہر کام تازہ واقع ہوتا ہے پہلے سے مقدر نہین ہو چکا ہے
یہان تک کہ فرقۂ متکلمین منجملہ ضالین کے ٹہیرے اور امام شافعی نے فتوی تحریم علم کلام
کا دیا رہے اتباع ائمۂ اربعہ سو اون کے اقاویل بے گنتی ہین اور ہر مذہب کا اسلوب
یہ ہے کہ وہ ایک باب مستقل مقرر کر کے باب الردۃ یا باب حکم المرتد منعقد کرتے ہین پہر
اوسکی تفسیر یون کرتے ہین کہ مرتد وہ شخص ہے جو بعد اسلام کے کافر ہو جاتا ہے پہر

متوجہ ہی سو یہ توحید بحمد اللہ ہر جگہہ پہونچ گئی اور قرآن کریم ایک حجت کبیر ہے ہر
خاص و عام پر اللہ کی توحید ساتھہ عبادت کی اور یہ بات کہ کوئی اوسکا شریک استحقاق
مین اس عبادت کے نہین ہے بدلالت صریح قرآن کریم کے ہر تالی و سامع پر ثابت ہے
عقل طرف اوس کے راہ یاب ہوتی ہے اور اوس پر حجت کا قیام ہوتا ہی بلا فہم حجت کا سو
یہ اور بات ہی علما کی اس جگہہ کئی قول ہین قرآن مین نص کی ہے ذم پر اوس قوم کی جنکو یہ گمان
ہی کہ وہ اچھا کام کرتے ہین ہی اموات سو وہ اپنے کیے کو پہونچ گئے اور حدیث مین زندونکو
مردون کی ایذا رسانی سے نہی آئی ہے یہ اوس کے حق مین ہے جو مشرکین کا سا کام کرتا ہے
اور کفار کی طرح کے افعال بجا لاتا ہی اور جس کی صلاح و توحید معلوم ہے وہ انشاء اللہ تعالی
ناجی ہے خواہ متقدم ہو یا متاخر اور جس کا حال معلوم نہین ہے اوس سے اپنی زبان کو روکنا چاہیے
اسلیے کہ تکفیر شخص معین کی محتاج ثبوت اقامت حجت کی ہوتی ہے اور نجات اہل فترات مین
مباحث و اختلافات ہین والشان کل الشان فی حال اہل ہذا الزمان اور یہ بات کہ علم توحید
فرض لازم ہی اور علم شرک حرام محض ہی ایک امر مستفیض و شئے مشہور ہی لکن اوسمین بہت سے
غلطات شنیعہ اور اعمال کفریہ و اقوال شرکیہ و احوال ردت صریحہ و افعال قبیحہ آملے ہین ایک نے
دوسرے کی تبعیت تقلیداً اختیار کر لی ہی مگر تھوڑی لوگون نے وقلیل من عبادی الشکور ایسا
معلوم ہوتا ہی کہ عنقریب آثار ربانی شریعت کے منطمس و محو اور اساس معانی نبیہ دین کی منہدم
ہو جاینگی لوگون پر جو بلا آئی وہ اسی دیانات کی طرف سے ہے اور دین کو نہین مولویون
اور درویشون نے بگاڑا ہی اس ابتلاء نفس و طغیان جہل و ہوی کا شکوہ اللہ ہی سے کرتے ہین بس

سو جواب اسکا یہ ہے کہ صحیح بخاری مین یون آیا ہی کہ حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ
وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی
دماءھم واموالھم الا بحقہا اس جگہہ اوس غایت کو جس تک کہ قتال منتہی ہوتا ہے
ہر سہ امور مذکورہ ٹھیرای ہین کیونکہ قول مجرد بلا اعتقاد عمل کے کچھہ فائدہ بخش نہین
ہوتا ہے ورنہ یہود بھی اس کے قائل ہین بلکہ مراد اس جگہہ معنے اس کلمے کے ہین نہ مجرد
اس کلمی کا کہنا اوس طرح پر جیسا ہے جس طرح کہ صحابہ نی کہا تہا کہ وہ اس کلمے کے معنی
اثبات ونفی پر یقین رکہتے تہے اور اوس کے مقتضا پر عامل تہے اور جو بات منافی
اس کلمی کے تہی اوس کے تارک تہے جیسے شرک پہر اگر کوئی یہ ہر سہ امر بجا لای لیکن
بعض عبادات واسطی غیر اللہ کے بہی کری جیسے اعتقاد رکہنا حق مین مقبورین کے
تو جواب اسکا یہ ہے کہ جو قصے ابہی مذکور ہو چکے ہین اور زمانہ خلفا مین حکم قتل کا
اون کے حق مین جاری ہوا تہا وہ لوگ یہ ہر سہ کام کرتے تہے معہذا وہ بعض امور
مناقض اس کلمے کے بہی بجا لاتے تہے جس سے اونکا قتل کرنا واجب آتا ہی
یہ بات کہ یہ لوگ یہ نہین جانتے ہین کہ یہ کام منافی احسن مسالک ہے سو بات یہ ہے
کہ تکفیر اوس شخص کی مقرر ہے کہ جسکو دعوت پہونچ گئی ہے اور اوسپر حجت قائم ہو چکی ہے
اور وہ بعد علم کے عناد کرتا ہے اور شرک پر جما ہوا ہے سو جب سی یہ دعوت محمدیہ طرف
توحید الوہیت کے ظاہر ہوئی ہے اور اوسپر تلوارین نکالی گئین ہین تب سی جس کسی نے
اوسکو رد کیا اور اوسکا منکر ہوا تو گفتگو ہماری اوسی شخص کے حق مین ہے اور ملامت اوسی پر

کہ مشرک کی ہرگز اوس دن نجات نہوگی گو کلمہ گو اور نہایت درجے کا عابد زاہد متقی کیون نہو اور موحد ایماندار بالضرور عذاب نار سے نجات پائیگا گو صاحب کبیرہ ہو اور واسطی سزا جزا کے جہنم مین بہیجا جاے لکن توحید ایک نہ ایک دن اوسکو دوزخ سے باہر نکالیگی وللہ الحمد بیان توحید ورد شرک مین بہت سی مستقل کتابین ہین ہمیشہ بکرات و مرات اونکی سیر کیا کرے تاکہ علم توحید تازہ ہوتا رہے حدیث مین آیا ہے جددوا ایمانکم بقول لا الہ الا اللہ سو یہ تجدید اسی طرح ہوتی ہے کہ اس کلمے کو باربار زبان بیان ترجمان سے کہے اور اس کے معنے مطابق بیان قرآن وسنت و توضیح علماے موحدین کے بخوبی ذہن نشین کر لے اور اوسکی مقتضا پر حتی الامکان عامل ہو اور جان لے کہ اللہ کا سودا بہت مہنگا ہے وہ سودا اوسکا جنت ہی جنت کا ہاتہ آنا کچہ آسان بات نہین ہے کہ باوجود افعال شرکیہ کے اور نکرنے عمل کے مطابق کلمۂ توحید کے فقط کلمہ گو ہونے سے میسر آجاے آدمی دنیا کے لیے تمام عمر صرف کردیتا ہے اور ہزارون معاصے کا فاعل ہوتا ہے پہر بہی دنیا بقدر مراد ہاتہ نہین آتی پہر آخرت جس کے لیے کوئی محنت و مشقت نہین کی ہے اور عمل صالح بجا نہین لایا ہے اور ایمان کو درست نہین رکہا ہے اور توحید و شرک و کفر کا فرق نہین سمجہا ہے بلکہ بعض انواع شرک کو شرک ہی نہین جانا ہے اور بدعت کو حسنہ سمجہکر بجالایا ہے اور کبائر ذنوب قلبی و قالبی سے محترز نہین رہا وہ کس طرح مفت مین میسر آجائیگی اس امر مین غور کرکے فرض ہے کہ اپنی جان کو اور اپنے گہر والون کی جان کو آتش جہنم سے بچاے اور حصول توحید و ترک شرک پر بانواع اللہ کی حمد کرے اور جب مراتب توحید کی سمجہ لے

وکان امر اللہ قدرا مقدورا تمام ہوا خلاصہ کتاب درجات الصاعدین الی مقامات الموحدین
کا مع قدری زیادت ضروری کہ اس رسالے کا ترجمہ اگرچہ لاہور مین طبع ہو چکا ہے لیکن اصل و
ترجمہ دونون غلط سے خالی نہین ہین ولہذا اس جگہہ خلاصہ پر اکتفا کیا گیا جو شخص مضامین اس
کتاب کو بنظر غور سمجھہ لیگا اوسپر جان لینا اقوال و افعال و اعمال و احوال شرکیہ کا ظاہرًا و باطنًا
بہت سہل ہو جائیگا اسلیے کہ انواع شرک باوجود کثرت کے دائرے سے ان مقامات
ہشتگانہ کی خارج نہین ہو سکتے ہین بیان مین انواع شرک کی رسالہ انفکاک خلاصۂ تقویۃ الایمان
واسطے عوام کے استاد شفیق ہے اور اہل علم اگر تفصیل اس اجمال کی چاہین تو کتاب دین خالص
موجود ہی ہر طالب عقبی و تاجر آخرت اور خواہشمند نجات و محب اسلام و شیفتۂ ایمان پر لازم ہے
کہ تفتیش مدارج شرک و تحقیق مراتب توحید سے کبھی غفلت نکرے اس لیے کہ بسبب قرب زمان
ساعت کبری کی دنیا و اہل دنیا مین ہر روز ایک نئی صورت شرک و کفر کی برآمد ہوتی رہتی ہے
اور انسان کو اوس کے شرک و کفر ہونے پر بسبب جہل یا غفلت کے اطلاع حاصل نہین ہوتی
اور وہ اوسکو شرک یا کفر نہین جانتا اور مثل ابنای جنس کے اوس فعل یا قول یا حال مین گرفتار
ہو کر سرمایہ اپنے ایمان کا برباد دیتا ہے اور معہذا آپکو مسلمان ایماندار خیال کرتا ہی حالانکہ وہ
مومن نہین رہتا اور یہ جہل اوسکے لیے نزدیک اللہ تعالی کی آخرت مین عذر مسموع نہوگا کیونکہ
شرک رفتار مورچہ سے شب تاریک مین سنگ سیاہ پر بھی زیادہ ترمخفی ہے اور اسکے ستر دروازے
ہین اور توحید کا فقط ایک ہی دروازہ ہے تو پھر جو چیز اس درجہ باریک و مخفی ہو اوسکے
دریافت کرنے مین انسان مومن کو سب امور سے بڑھکر اہتمام و کوشش رکھنا لازم ہی اسلیے

اور اوس کی موافق عقیدہ و عمل و حال درست ہو جای تو اس نعمت عظمی کو غنیمت کبری
سمجھکر اوس کے حفظ مین سخت بخل کری اور کسی مولوی درویش استاد و پیر کے بہکانے
سے لغزش نکری بلکہ جو کوئی اوس کو ایسی بات بتائے جو خلاف توحید و اخلاص کے ہو
تو اوس کو پیر نہ سمجھے بلکہ شیطان کا وکیل سمجھے اور اوس سے بیزار ہوکر اوسکی صحبت کو ترک
کردی تقویت توحید کی تلاوت قرآن سے ہمراہ فہم و خوض الفاظ و معانی کے ہوتی ہے
اور حلاوت و طلاوت اوس کی مطالعہ کتب سنت مطہرہ سے ہمراہ دریافت کرنے
معانی صحیحہ کے ہاتھ آتی ہے اگر اللہ تعالی توفیق بخشے تو انہین دو چیزون پر قناعت
کری اور ساری علوم و فنون کو بیگانہ سمجھکر طاق نسیان پہ رکھدے الا ما و الا ماسہ

مصلحت دیدین آنست کہ یاران ہمہ کار　بگذارند و سر طرۂ یاری گیرند

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ آج روز
شنبہ سلخ شعبان ۱۳۰۵ھ ہجری کو یہ رسالہ دو روز مین ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وزیادۃ
وجعلنا من اہل السیادۃ والسعادۃ انہ علی ما یشاء قدیر و بالاجابۃ جدیر و آخر دعوا
ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

تمت